خادم حسین

"بہروپیے چمن کے نگہدار ہو گئے"

"وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو کی پاکستان کو ابھی اشد ضرورت ہے" یہ الفاظ منظور احمد معو... شجاعت کے ایک حالیہ انٹرویو میں کہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ وزیر اعظم ایک عورت ہے۔ اور عورت بھی ای... پاکستان میں مثال نہیں ملتی۔ ویسے بھی محترمہ کا نام بے نظیر ہے۔ فحاشی، عریانی، شراب نوشی، زنا، جوا، د... دبدبہ عطا کردی، بد عنوانی کو کھلی چھٹی دینے میں واقعی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ پاکستان کی ترقی میں "محترمہ" کا کردار پور... رخ قوم کے سامنے ہے۔ گھر گھر منی سینما مکمل چکا ہے۔ ٹی وی پر لچر پروگراموں کی وجہ سے بے حیائی عام ہے۔ جوان بچیوں اور عورتوں کو شمع محفل بنایا جارہا ہے۔ ماں بیٹی، باپ بیٹے کا حجاب ختم کیا جارہا ہے۔ بھٹو نے شاگرد کو استاد اور مزدور کو مالک کے سامنے لاکھڑا کیا تھا۔ بیٹی...... بیوی کو خاوند کی بے عزتی کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔ مسجدیں ویران ہیں۔ اور وڈیو سنٹر آباد۔ لڑکے لڑکیاں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کی بجائے گٹار بجانے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ چوبیس گھنٹے کی ٹی وی نشریات نے گھروں کا سکون تباہ کر کے رکھ دیا ہے "مومنہ وزیر اعظم" کہتی ہیں "پردہ صرف آنکھ کا ہوتا ہے۔ اور پاکستانی عورتوں کے لئے میں نمونہ ہوں"۔ جب کہ اللہ کہتا ہے۔ تمہارے لئے نمونہ اللہ کے رسول ہیں۔ ٹی وی ایکٹریس ثمینہ پیرزادہ کہتی ہے۔ "ڈرامے میں لڑکا لڑکی ہاتھ پکڑلیں۔ تو قیامت نہیں آجاتی" بے نظیر کے وزیر اطلاعات، وزیر داخلہ وغیرہ (خالد کھرل، نصیر اللہ بابر، ڈاکٹر شیر افگن) نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں کو شرپسند کہتے ہیں۔ خارجہ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمن کو بے نظیر کی صورت میں شریعت نظر آتی ہے۔

دراڑ ڈال کے اسلام کے سفینوں میں
فقیہ شہر بھی شامل ہے مہ جبینوں میں
سیاسیات وطن پر ہیں مغبچے قابض
"گھری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں"

وزیر اعظم نے اپنے شوہر نامدار کے ذریعے پاکستان کو ایسی ترقی کی راہ پر گامزن کردیا ہے کہ برائی دندناتی پھر رہی ہے۔ مہنگائی عروج پر ہے۔ پارٹی کے کارکنوں کو کمائی کے لئے بجلی اور سوئی گیس کے کنکشن کے لئے کوٹہ جاری کیا جارہا ہے۔ ملک میں فیکٹریاں بند کی جارہی ہیں۔ کہ بجلی سوئی گیس۔ ٹیلیفون۔ انکم ٹیکس کے بلوں نے شہریوں کے اوسان خطا کر دئیے ہیں۔ شاید جاگیردار حکومت کا فیکٹریاں بند کرنے کا مقصد بھی یہی ہو کہ سارے کرلکی۔ وڈو گاؤں سے اگر مزدوری کے لئے شہروں میں آجائیں۔ تو ان کی زندہ لاشوں کو استنجا کرانے والا بھی کوئی نہیں رہے گا۔ جاگیرداروں کی رسہ گیری۔ اغواء، چوری، قتل و غارت گری میں بھی فرق پڑے گا۔ اور یہ بات لازمی ہے۔ کہ جب انسان کو کام میں لگا دیا جائے تو پھر وہ جرائم کرنے کے متعلق کم ہی سوچتا ہے۔ کہتے ہیں۔ فارغ انسان کا ذہن

دومن ایکشن فورم) ۔ اور شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔ اس لئے وزیراعظم نے قوم کو تباہی کی راہ پر رواں
یعنی فرخندہ بخاری جاری منصوبے بند کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ بے روزگاری عام ہو جائے اور پھر بے روزگار افراد
بے [illegible] لئے چوریاں کریں۔ ڈاکے ڈالیں۔ یا پیشہ ور قاتل بن جائیں۔ عوام ہمیشہ بے سکونی میں مبتلا
ہے۔ (منور جے کہتے ہیں :۔ "محترمہ کی ابھی پاکستان کو ضرورت ہے" محترمہ کی قیادت میں کشمیر آزاد ہو گا۔
جھنڈے [illegible] کہ خدا اور اس کا رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جس قوم کی سربراہ عورت ہو وہ قوم کبھی ترقی نہیں
بدقسمتی تو یہ ہے کہ یہ لوگ خود خدا اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے منکر ہیں۔ اسلام سے انہیں
ہے؛ وہ ملک جو اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ اخلاقی طور پر اسے مفلوج
رہا ہے۔ ملکی خزانہ بڑی بے دردی سے لوٹا جا رہا ہے۔ ایک طرف ایک ایم پی اے، ایم این اے (لوٹا) بیٹھے
بیٹھے اپنے ووٹ کی قیمت دو دو کروڑ وصول کر لیتا ہے۔ اور کوئی ٹیکس ، بل تک ادا نہیں کرتا۔ دوسری طرف اسی
فیصد عوام نان شبینہ کو ترس رہے ہیں۔ "غریب کی ہمدرد" نے غریب کے منہ سے روٹی کا نوالہ تک چھین لیا
ہے۔ ترقی کا اندازہ ان باتوں سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس روڈ کا منصوبہ جو افغانستان سے ہو کر روس کی آزاد مسلم
ریاستوں کو جانا تھی۔ بند کر دیا گیا ہے۔ تاکہ پاکستان ان ریاستوں کے ساتھ تجارت کے قابل نہ ہو سکے۔ پورے ملک
کی سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ کوئی شہر ایسا نہیں جس کی سڑکیں گلیاں صاف ستھری ہڈوں سوائے اسلام آباد کے کہ
جہاں ملک کی کشتی کے یہ نام نہاد کھیون ہار رہتے ہیں۔ اور جہاں پاکستان کے دوسرے شہر کا شہری سات دن سے
زیادہ نہیں رہ سکتا۔ رہنا چاہے تو اسے تھانے میں اطلاع دینا لازمی ہے۔ پاکستان میں اربوں کی سرمایہ کاری کرنے
والی غیر ملکی فرمیں واپس جا رہی ہیں۔ قوم کے ہر فرد کے ہاتھ میں کاسۂ گدائی تھما دیا گیا ہے۔ ہارس ٹریڈنگ تو
زوروں پر تھی ہی وزیراعظم ہاؤس کو بھی قیمتی گھوڑوں کا اصطبل بنا دیا گیا ہے۔ صوبوں کی حکومتیں ختم کرنے کے
لئے اربوں روپیہ پانی کا طرح بہایا جا رہا ہے۔ اپوزیشن کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ زنانہ حکومت کی طرف
سے ہم جنس پرستی اور اسقاط حمل جیسی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شمولیت کر کے قوم کو مکمل بے راہ روی کی
طرف ڈال دیا گیا ہے۔ کوریا جیسے ملک نے پاکستان سے منصوبہ بندی حاصل کی۔ اور آج وہ ملک جو ہم سے بعد میں
آزاد ہوا تھا۔ ترقی کی منزل پر پہنچ چکا ہے۔ اور ہم اپنی قومی بددیانتی کی وجہ سے سو سال پیچھے چلے گئے ہیں۔ ان
حقائق کی موجودگی میں بھی اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ بے نظیر زرداری کی قیادت میں ملک ترقی کر رہا ہے تو یہ اس کی کم
ظرفی، کم عقلی اور بے وقوفی کی انتہا ہے۔ ان دوں نہاد ممبران اسمبلی کے نزدیک۔ ملک کو تباہ کرنے والی وزیراعظم
کی شاید ابھی ضرورت اس لئے باقی ہے کہ ابھی یہاں تھوڑے بہت اسلام کے نام لیوا باقی ہیں۔ انہیں ختم کرنا
ہے۔ دینی مدارس ختم کرنے ہیں، دینی شخصیات کو رُسوا کرنا ہے اور ملک کی رہی سہی دولت کو سمیٹنا ہے۔ گھروں
کے سکون کو برباد کرنا ہے اور خواتین کو مادر پدر آزاد بے حیائی کی ڈگر پر لگانا ہے۔ پاکستان اور تصور پاکستان کے
بانی محمد علی جناح اور علامہ اقبال اگر آج زندہ ہوتے تو ملک کی اس تباہ حالی کو دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھتے کہ

جو اس چمن کی تباہی سے باخبر ہوتے
تو ہم کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے